27120 ـ کیا شادی مقدم کی جائے یا حج ؟

سوال

آدمی کے لیے بہتر اورافضل کیا ہے کہ اس کے پاس جومال ہے اس سے وہ فریضہ حج ادا کرے یا اپنی شادی ؟ کیونکہ یہ وقت پرفتن ہے اورانسان کواس میں پڑنے کا خدشہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ

اگرکسی شخص کوشادی کی ضرورت ہواورشادی لیٹ کرنے میں مشقت پیدا ہوتی ہوتواس حالت میں شادی مقدم کی جائے گی ۔

لیکن جب وہ شادی کا محتاج نہیں تواس حالت میں فریضہ حج کی ادائیگی مقدم ہوگی ۔

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

(اگروہ نکاح کا محتاج ہو اوراسے اپنے آپ پرمشقت میں پڑنے کا خدشہ ہو توشادی مقدم کرے کیونکہ یہ اس پرواجب ہے اوراس کے بغیر کوئي چارہ نہیں کیونکہ یہ نفقہ اورخرچہ کی مانند ہے ، لیکن اگریہ خدشہ نہ ہو توحج مقدم کرے گا کیونکہ نکاح نفلی ہے لھذا فریضہ حج پراسے مقدم نہیں کیا جائے گا)

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ (5 / 12) اورالمجموع للنوی بھی دیکھیں (7 / 71) ۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیاصاحب استطاعت شخص کے لیے حج کوشادی کے بعد تک کے لیے مؤخرکرنا جائز ہے ؟ اس لیے کہ اس دورمیں نوجوان نسل کوبہت خواہشات اورچھوٹے بڑے فتنے درپیش ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس میں کوئي شک وشبہ نہیں کہ شھوت وخواہش کے ہوتے ہوئے انسان کے لیے حج سے زیادہ شادی کرنا اولی اوربہتر ہے ، کیونکہ جب انسان کوبہت زیادہ خواہش ہوتواس وقت اس کا شادی کرنا اس کی ضروریات زندگی میں

شامل ہوتا ہے لھذا یہ کھانے پینے کی طرح ہوگا ۔

لھذا جوکوئي بھی شادی کرنے کا محتاج ہواوراس کے پاس مال بھی نہ ہو اسے بھی اسی طرح زکاۃ دی جائے گی تا کہ وہ شادی کرسکے ،جس طرح ایک فقیر اورمحتاج شخص کوکھانے پینے اورلباس پہننے کےلیے زکاۃ دی جاتی ہے ۔

تواس بناپرہم یہ کہیں گے کہ : جب کوئي شخص شادی اورنکاح کرنے کا محتاج ہوتواسے شادی حج پرمقدم کرنی چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فریضہ حج کےوجوب کے لیے استطاعت کی شرط لگاتے ہوئے فرمایا ہے :

اورلوگوں پراللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جوبھی وہاں تک جانے کی طاقت واستطاعت رکھے آل عمران (97) ۔

لیکن وہ شخص جونوجوان بھی ہو اوراس سال یا آئندہ برس اس کے لیے شادی کرنا بھی اہم نہ ہو توایسے شخص کوحج مقدم کرنا چاہیے ، کیونکہ ایسی حالت میں نکاح کومقدم کرنے کی کوئي ضرورت نہیں ہے ۔ اھ

دیھکیں : فتاوی منار الاسلام (2 / 375) ۔

واللہ اعلم .